بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْہُ ۝ (بخاری و مسلم متفق علیہ)

بمنّہٖ و فضلہٖ تعالیٰ ایں کتاب در سبعہ قرأت پُر از معلومات

تَیْسِیْرُ الطَّبْعِ فِیْ اِجْرَاءِ السَّبْعِ

— تَصْنِیْف —

اُستاذ القرّاء حضرت مولانا قاری مفتی الحاج شاہ مُحمّد حُسین صاحب قبلہ اَشرفی مالیگانوی رحمۃ اللہ علیہ

— تلمیذ رشید —

اُستاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ قاری مُحِبُّ الدّین احمد صاحب قبلہ الٰہ آبادی علیہ الرحمہ

— وَخلیفہ اَرشد —

حضرت پیر روشن ضمیر شیخ الوالمقصود الحاج شاہ عبدُ الغفور صاحب قبلہ اشرفی برہانپوری رحمہ اللہ

باہتمام و سعی طلباء جامعہ تجوید و قرأت مالیگاؤں

جلد اوّل — بار دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قِرأتِ سبعۂ مُتواتِرہ

{ قِراٰتِ سبعہ متواترہ جن کے تواتر پر اتفاق واجماع ہو چکا ہے۔ وہ سات قاریوں سے منقول ہے۔ ہر قاری کے دو دو راوی مشہور ہیں۔ قراٰتِ متواترہ پر اعتقاد رکھنا اور اس کا ماننا فرض ہے۔ اور اس کا منکر کافر ہے۔ }

ساتوں قاریوں اور اُن کے دو راویوں کے نام اور ان کا مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے۔

قَارِی	رَاوِی	رَاوِی
نافع مدنی	قالون	ورش
ابن کثیر مکیؒ	بزّی	قُنبل
ابوعمرو بصری	دُوری	سوسی
ابن عامر شامی	ہشام	ابن ذکوان
عاصم کوفی	شعبہ	حفص
حمزہ کوفی	خَلَف	خلّاد
کِسائی	ابوالحارث	دُوری

فائدہ:- دُوری، ابوعمرو بصری کے راوی اور کسائی کے بھی راوی ہیں۔ ایسے موقع پر دوری بصری یا دوری کسائی امتیاز کے لئے لکھ دیا جاتا ہے۔

نافع مدنی نافع نام، کنیت ابورویم ہے۔ ان کے والد کا نام ابونعیم تھا اور دادا اصفہان کے رہنے والے تھے۔ ۷۰ھ کے قریب ولادت ہوئی۔ رنگ بالکل سیاہ تھا۔ مدینۂ طیبہ میں ۷۰ ستر تابعین سے آپ نے

پڑھا اور خود بھی تابعی تھے۔ آپ جب کلام کرتے تو مُنہ سے مُشک کی خوشبو آتی۔ دریافت کیا گیا کہ آپ خوشبو لگا کر پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضورؐ میرے مُنہ میں قرأت فرما رہے ہیں۔ جبھی سے یہ خوشبو آتی ہے۔ مدینہ منوّرہ میں بلا نزاع قرأت کے امام تھے۔ مدینہ منوّرہ میں قیام رہا، اور وہیں ۱۶۹ھ میں وفات پائی۔ اور جنّت البقیع میں دفن ہیں۔ سّو سال کے قریب عمر پائی۔ آپ کے بہت زیادہ شاگرد ہیں۔ ان میں امام اسماعیل بن جعفر انصاری، امام اصمعی، اور حضرت امام مالک جیسی شخصیات کو آپ سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ امام نافع درسِ قرآن دیتے تھے۔ تمام علماء اس کی توثیق کرتے ہیں کہ آپ ستّر برس سے زیادہ مسندِ درس پر فائز رہے۔ آپ کے شاگردوں میں قالون اور ورش زیادہ مشہور ہیں۔

قالون

ابو موسیٰ کنیت، نام عیسیٰ بن میناہے۔ ۱۲۰ھ میں مدینہ منوّرہ میں ولادت ہوئی۔ قالون لقب ہے۔ اور اسی لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔ ۱۵۰ھ تک امام نافع سے پڑھتے رہے۔ امام نافع نے اپنے اس عزیز اور محبوب ترین شاگرد کو یہ لقب عطا فرمایا تھا۔ قالون رومی لفظ ہے۔ اس کے معنی "جیّد" ہے۔ کان کے بہرے تھے، لیکن یہ انعامِ خداوندی تھا کہ قرآن سُننے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔ قالون خود فرماتے ہیں کہ جب میں امام نافع سے ان کی قرأت اَن گنت مرتبہ پڑھ چکا تو امام نافع نے فرمایا کہ، میرے عزیز شاگرد، تم مجھ سے کب تک پڑھتے رہوگے۔ اب تم درس دینا شروع کردو۔ چنانچہ ستّر سال آپ نے درس دیا۔ پورے سّو سال کی عمر پائی۔ ۲۲۰ھ میں مدینہ منوّرہ میں وفات پائی۔

ورش

کنیت ابوسعید۔ اور نام عثمان بن سعید مصری ہے۔ ورش لقب ہے اور یہ بھی لقب ہی سے مشہور ہیں۔ ۱۱۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ مصر سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ آکر امام نافع کی خدمت میں رہ کر تعلیم حاصل کی۔ اپنے پڑھنے کی کیفیت وہ خود بیان فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ منوّرہ پہنچا تو دیکھا، کثرتِ طلبا رکی وجہ سے کسی کو امام نافع سے پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ اگر کسی خوش نصیب کو موقع ملتا بھی تو تیس آیات سے زیادہ کا موقع نہیں ملتا۔ یہ حالت دیکھ کر میں چند بزرگوں کو سفارش کے لئے ان کی خدمت میں لے گیا۔ انہوں نے امام نافع سے گذارش کی کہ یہ طالب علم صرف پڑھنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں آیا ہے۔ حاجی یا تاجر نہیں ہے۔ امام نافع نے فرمایا، "میں بہت عدیم الفرصت ہوں"۔ جب زیادہ اصرار کیا گیا تو رات کو مسجدِ نبویؐ میں رہنے کی تاکید فرمائی۔ صبح نماز کے بعد جب آپ مسجدِ نبویؐ میں تشریف لائے تو فرمایا، وہ مصری کہاں ہے؟ میں فوراً حاضرِ خدمت ہوا، اور مجھ کو پڑھانا شروع کردیا۔ پھر تو کئی باران سے قرآن شریف پڑھا۔

ورش بڑے خوش آواز تھے۔ اسی وجہ سے امام نافع نے "ورشان" کا لقب عطا فرمایا تھا۔ ورشان زفاختہ کو کہتے ہیں۔ کثرتِ استعمال سے الف و نون حذف ہوکر ورش رہ گیا۔ یونس بن عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ ورش جیدالقراۃ اور

خوش الحان تھے۔ ان کی قرأت سننے والوں پر خوشی کے مارے ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ آپ فربہ اندام کوتاہ قامت اور بہت زیادہ خوبصورت تھے۔ مدینہ منورہ میں تعلیم سے فارغ ہو کر ۱۵۵ھ میں مصر واپس آ گئے اور وہیں درس دینا شروع کر دیا۔ آپ رئیس القراء اور عربیت و تجوید و قرأت کے امام تھے۔ ۱۹۷ھ میں مصر میں وفات پائی۔

ابن کثیر مکیؒ

ابو معبد کنیت، نام عبداللہ ابن کثیر مکیؒ ہے۔ فارسی الاصل تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں ۴۵ھ میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ دوسرے طبقہ کے تابعی تھے۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ، حضرت عبداللہ ابن زبیر قرشیؓ اور حضرت انسؓ بن مالکؓ جیسے صحابۂ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل تھا۔ عراق میں عرصہ تک رہنے کے بعد مکہ معظمہ میں پھر واپس آ گئے اور قاضی مقرر ہوئے۔ مشہور عالم و فقیہ امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں۔ ابن کثیر مکیؒ قرآن میں افصح الناس تھے۔ امام مجاہد کی وفات پر مرحوم کی سندِ قرأت کو علماء کی درخواست اور بار بار کے اصرار پر قبول فرما لیا اور تاحیات اس پر فائز رہے۔ امام ابوعمرو بصری، امام سفیان بن عیینہ اور امام النحو علامہ خلیل ابن احمد جیسے ائمہ آپ کے شاگرد تھے۔

عطر و خوشبو وغیرہ کی تجارت کرتے تھے۔ آپ جسیم، طویل القامت اور ضخیم اللحیۃ تھے۔ ریش مبارک کو حنا سے رنگین رکھتے تھے۔ آپ علم حدیث کے امام اور واعظ بھی تھے۔ ۷۵ سال کی عمر میں ۱۲۰ھ میں مکہ معظمہ میں ہشام ابن عبدالملک کے زمانہ میں وفات پائی۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں بزّی اور قنبل دونوں زیادہ مشہور ہیں۔ اور دونوں بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔

بزّی

کنیت ابوالحسن اور نام احمد بن محمد بزّی ہے۔ ان کے جدِ اعلیٰ حضرت ابوالبزّہ کی طرف منسوب ہونے سے بزّی کہلاتے ہیں۔ ۱۷۰ھ میں ولادت ہوئی۔ مسجد حرام کے مؤذن تھے اور چالیس سال تک اس خدمت کو انجام دیا۔ بزّی، عکرمہ بن سلیمان سے اور یہ اسمٰعیل ابن عبداللہ قسط اور شبل بن عباد سے اور یہ دونوں حضرات امام ابن کثیر سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابن کثیر کے دونوں راوی بزّی اور قنبل سند کے ذریعہ ابن کثیر سے روایت کرتے ہیں۔

امام بزّی کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ حجاز کی مشیخیت ان پر منتہی ہوتی تھی۔ اطراف و جوانب سے بہت زیادہ تشنگانِ علوم آپ کی خدمت میں قرآن شریف پڑھنے آتے اور اپنی پیاس بجھا کر سیراب ہو کر جاتے۔ ۲۵۰ھ میں مکہ معظمہ میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

قنبل

ابوعمر کنیت، نام محمد بن عبدالرحمٰن مخزومی مکیؒ ہے۔ قنبل لقب ہے۔ ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ امام قنبل اپنے وقت میں قرأت میں حجاز کے امام اور رئیس القراء تھے۔ امام دانیؒ فرماتے ہیں کہ مکہ میں آپ کا گھرانہ آج تک قنابلہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۲۹۱ھ بعمر ۹۶ سال وفات پائی۔

ابوعمرو بصری

ابوعمرو ابن العلاء بن عمّار مازنی۔ نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کنیت ہی کو نام کہا ہے۔ ۶۸ھ میں

مکۂ معظمہ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں پرورش پائی۔ آپ بھی تابعی ہیں۔ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ قرأت، عربیت، لغت انساب اور تاریخ وشاعری میں اعلم الناس تھے۔ ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں۔ ہم نے آپ کا مثل نہیں دیکھا۔ قرأت میں وجوہ مرویہ سے کہیں عدول نہیں کیا۔ سید الاولیاء حضرت خواجہ حسن بصریؒ آپ کے مداح تھے۔ اپنے زمانہ میں سب سے فائق تھے۔ رمضان شریف میں کبھی شعر نہیں پڑھتے تھے۔ شام کی طرف جاتے ہوئے کوفہ میں ۱۵۴ھ میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۶ سال کی تھی۔ شاگرد تو بہت ہیں لیکن ان میں سے دو راوی دوری اور سوسی زیادہ مشہور ہیں۔ اور یہ دونوں بالواسطہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

دوری بصری ابو عمر کنیت، نام حفص ابن عمر ہے۔ بغداد کے قریب ہی دور نام کا ایک قریہ ہے۔ اسی کی طرف آپ کی نسبت ہے۔ ۱۵۰ھ میں آپ کی پیدائش اسی قریہ میں ہوئی۔ اُن کے استاد سیدنا علامہ ابو محمد یحییٰ ابن مبارک بصری معروف بہ یزیدی کے واسطہ سے ابو عمرو بصری کی قرأت روایت کرتے ہیں۔ علامہ یزیدی بڑی شان کے ساتھ بغداد میں رہتے تھے۔ یزید ابن منصور کے لڑکوں کے اتالیق تھے۔ جس کی وجہ سے یزیدی عرف پڑ گیا۔ قرأت و حدیث اور نحو و لغت کے ماہر شاعر اور صاحب تصانیف عالم تھے۔

دوری نے علامہ یزیدی کے واسطہ سے قرأت ابو عمرو بصری پڑھی۔ گویا آپ بالواسطہ ابو عمرو کے شاگرد ہیں۔ علامہ محقق فرماتے ہیں، "کہ سب سے پہلے دوری نے قرأت جمع کیں۔ آپ کی سند سے قرأت عشرہ ہم کو پہنچیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ آپ نے قرأت جمع کیں اور اُن کے متعلق ایک کتاب بھی لکھی۔ متعدد حضرات سے حدیثیں سنیں۔ قرآن و تفسیر کے عالم تھے"۔ سامرہ میں ۲۴۶ھ میں بعمر ۹۶ سال وفات پائی۔

سوسی کنیت ابو شعیب، نام صالح بن زیاد ہے۔ "سوس" جو اہواز میں ایک موضع ہے، وہیں پیدا ہوئے۔ اسی وجہ سے ان کو سوسی کہا جاتا ہے۔ علامہ یزیدی سے قرأت پڑھی۔ اُن کے تلامذہ میں خاص جلالت رکھتے تھے۔ "رقہ" جو دریائے فرات کے کنارے ارض ربیعہ کا ایک شہر ہے، وہیں رہتے تھے۔ خراسان میں بماہ محرم ۲۶۱ھ میں بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔

ابن عامر شامی عبد اللہ نام ہے۔ "دمشق" کے رہنے والے تابعی ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے پڑھا۔ جن میں مغیرہ بن ابی شہاب اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ ابن عامر شامی باعتبار زمانہ اور بلحاظ شیوخ سب سے مقدم ہیں۔ ملک شام کے ایک گاؤں جس کو "رحاب" یا "جابیہ" کہتے ہیں۔ ۲۱ھ میں پیدا ہوئے۔ نو ۹ ہی کی عمر ہی میں دمشق تشریف لائے اور وہیں قیام فرمایا۔ آپ دمشق کے قاضی بھی تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

دار الخلافہ دمشق صحابہ اور تابعین سے بھرا ہوا تھا۔ پھر بھی اس میں قضاء، امامت اور مشیخت ان تینوں مناصب جلیلہ پر آپ ہی فائز تھے۔ آپ کی اختیار کردہ قرأت پر آپ کی زندگی ہی میں اجماع ہو چکا تھا۔ حالانکہ وہ صدر اوّل اور تابعین کا

عابد تھا جس کے علما رفضائل میں یگانہ تھے۔ آخرِ عمر تک آپ کا قیام دمشق ہی میں رہا۔ اور وہیں ۱۰ محرم ۱۱۸ھ میں ہشام ابن عبدالملک کے زمانہ میں بعمر ۹۷ سال رحلت فرمائی۔

دمشق میں آپ کے بہت سے شاگرد ہوئے، لیکن ان میں ہشام اور ابن ذکوان زیادہ مشہور ہیں، اور یہ دونوں آپ سے بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔

ہِشام

ابوالولید کنیت، ہشام ابن عمّار دمشقی نام ہے۔ دمشق میں ۱۵۳ھ میں ولادت ہوئی۔ آپ جامع دمشق کے خطیب اور مفتی بھی تھے۔ آپ نے شیخ القراء ابوالضحاک عراک بن خالد مَرْوَزی تابعی اور ابوسلیمان ایوب ابن تمیم تمیمی سے روایت و قرأت کی، اور یہ دونوں یحیٰی بن حارث آماری سے اور یہ ابن عامر شامی سے روایت کرتے ہیں۔ اور ہشام حفاظِ حدیث میں سے ہیں۔ "بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور محدثین کی ایک جماعتِ کثیر آپ سے حدیث روایت کرتی ہے۔" عقل و درایت، فصاحت و بلاغت، نقل و روایت اور علم و فضل میں مشہور تھے۔ دمشق میں آخر محرم ۲۴۵ھ میں اِنتقال فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر ۹۲ سال کی تھی۔

ابنِ ذکوان

ابوعمرو عبداللہ ابن احمد بن بشیر ابن ذکوان دمشقی ہیں۔ یہ بھی ہشام کی طرح سند مذکورہ بالا ابوسلیمان ایوب ابن تمیم تمیمی سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کی ولادت عاشورہ کے دن ۱۷۳ھ میں ہوئی۔ آپ دمشق میں پنجوقتہ نماز کے امام تھے۔ "ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ ایک جماعت آپ سے حدیث روایت کرتی ہے۔"

ولید بن عقبہ فرماتے ہیں "کہ تمام عراق میں آپ سے بہتر قرآن شریف پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔" اور ابوزُرعہ کہتے ہیں "کہ حجاز، شام، مصر اور خراسان میں آپ کا ثانی قرآن پڑھنے والا نہیں تھا۔" امام ایوب بن تمیم کے بعد دمشق کی ریاستِ قرأت آپ پر منتہی ہوتی ہے۔ دمشق ہی میں بعمر ۶۹ سال ۲۴۲ھ میں وفات پائی۔

اِمام عاصم کوفی

کنیت ابوبکر، نام عاصم ابن ابی النجود کوفی ہے۔ آپ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے شیخ القراء عبداللہ بن حبیب سُلمی اور حضرت زر بن حبیش اور حضرت سعد بن الیاس شیبانی سے قرآن شریف پڑھا۔ یہ تینوں حضرات کبارِ تابعین میں سے ہیں، اور بلاواسطہ حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت اُبَیّ بن کعب اور حضرت زید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے شاگرد ہیں۔ حضرت امام عاصم خود بھی تابعی ہیں۔ حضرت حارث ابن حسّان اور دیگر بڑے بڑے صحابۂ کرام سے ملاقات کی ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: "عاصم صاحبِ قرأت ہیں، اور میں ان کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔" عجلی فرماتے ہیں: "عاصم صاحبِ سنّت و قرأت اور ثقہ و رئیس القراء تھے۔" ابواسحٰق ربیعی فرماتے ہیں۔ "میں نے عاصم سے بہتر قاری نہیں دیکھا اور عاصم سے زیادہ قرآن مجید کا عالم بھی نہیں پایا۔" آپ فصاحت و بلاغت، ضبط و اِتقان اور تجوید کے جامع تھے۔ طریقۂ ادا اور لہجہ عجیب تھا، اور خوش الحانی میں تو بے نظیر تھے۔ ساتھ ساتھ عابد و زاہد اور کثیر الصلوٰۃ بھی تھے۔

پچاس سال تک مسندِ درس پر فائز رہنے کے بعد وفات پائی۔ ابوبکر فرماتے ہیں "کہ وفات کے وقت آیۃ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ بار بار اس انداز میں پڑھ رہے تھے، گویا محراب سُنا رہے ہیں۔ آپ کے شاگرد کثرت سے ہیں، اور بڑے بڑے اکابر ہیں۔ حتیٰ کہ امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت فضیل اور حضرت حمّاد رحمۃ اللہ علیہم جیسے حضرات بھی آپ کے تلامذہ میں داخل ہیں، مگر ان میں دو شاگردوں کی شخصیت فنِ قرات میں زیادہ مشہور ہے۔ اوّل راوی ابوبکر شعبہ، دوسرے حفص بن سلیمان۔

امام شعبہؒ کنیت ابوبکر اور نام شعبہ ہے۔ ۹۵ سنہ ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ عالم و فاضل تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں "کہ شعبہ ثقہ، صالحؒ صَدوق اور صاحبِ قرآن و سنّت تھے"۔ وہ خود فرماتے ہیں "کہ میں نے کبھی کوئی مُنکر کام نہیں کیا، اور تیس ۳۰ سال سے زیادہ ہو رہے ہیں کہ روزانہ ایک ختم قرآن شریف کرتا ہوں"۔ عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں "میں نے ابوبکر سے زیادہ متبع سُنّت نہیں دیکھا"۔ اَصمی فرماتے ہیں کہ شعبہ سے زیادہ بہتر نماز پڑھنے والا میری نظر سے نہیں گُذرا۔ ستّر سال عبادت میں گذار دیئے اور چالیس ۴۰ سال آپ کے لئے بستر نہیں بچھایا گیا اور اس عرصہ میں آپ نے زمین سے بیٹھ نہیں لگائی۔ تلاوتِ قرآن مجید سے خاص شغف تھا اور حدیہ ہے کہ جو جگہ آپ نے نشست کے لئے مقرر کی تھی وہاں چوبیس ۲۴ ہزار ختم قرآن فرمایا تھا۔ امام عاصم سے تیس ۳۰ سال کی عمر میں تین مرتبہ قرآن شریف پڑھا۔ پانچ پانچ آیتیں پڑھ کر تین سال میں ختم کیا۔ اِمام کسائی وغیرہ آپ کے تلامذہ میں ہیں۔ ۲۱ جمادی الثانی ۱۹۳ سنہ ھ کو کوفہ میں ۹۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔

امام حفصؒ ابوعمر کنیت، نام حفص بن سلیمان ہے۔ ۹۰ سنہ ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ امام عاصم کے ربیب تھے۔ ابن معین فرماتے ہیں کہ حفص و شعبہ امام عاصم کی قرأت میں اعلم النّاس تھے۔ اور حفص، ابوبکر شعبہ سے اقراء تھے۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ قرأت میں حفصؒ ثقہ ضابط تھے۔ امام عاصم سے متعدد بار قرآن شریف پڑھا۔ ان کا حافظہ بہت بڑھا ہوا تھا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے ساتھ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ جو کچھ اپنے اُستاد سے پڑھتے اس کو بہت یاد رکھتے تھے۔ اور یہ خداداد مقبولیت ہے کہ عالمِ اسلامی کے تمام مدارس و مکاتب میں حفصؒ کی روایت پڑھائی جاتی ہے اور انھیں کی روایت کو آسان سمجھ کر اس کے موافق قرآن شریف میں اعراب اور نقطے لگائے گئے۔ آپ نے ۱۸۰ سنہ ھ میں بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔

امام حمزہ کوفیؒ کنیت ابوعمارہ، نام حمزہ بن حبیب الزیّات کوفی ہے۔ ۸۰ سنہ ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ امام حمزہ تبع تابعی ہیں۔ آپ نے حضرت امام جعفر صادقؒ سے علم حاصل کیا۔ اور یہ اپنے والد ابوجعفر باقرؒ سے، اور یہ اپنے والد امام زین العابدینؒ سے، اور یہ اپنے والد امام حسینؓ سے اور یہ اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حضرت علیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ اور نیز امام حمزہ نے حاصل کیا اعمش سے، اور اعمش نے یحییٰ بن وثّاب سے اور انہوں نے حضرت علقمہ سے، اور علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ ان کے سوا اور بھی

دوسرے حضرات سے حاصل کیا۔

حضرت حمزہ اُمورِ شرعیہ میں بڑے محتاط تھے۔ عابد و زاہد اور قائم اللیل تھے۔ تلاوتِ قرآن مجید کا بہت زیادہ شوق تھا۔ ہر مہینہ ۲۵۔ ۲۶ قرآن شریف ختم کرتے تھے۔ علم فرائض میں بڑے ماہر تھے۔ ابن فضیل فرماتے ہیں "کہ کوفہ پر سے امام حمزہ کے باعث بلا دور ہوتی تھی"۔ حضرت اعمش آپ کے استاد جب آپ کو دیکھتے تو فرماتے "یہ حبر قرآن ہے"۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں۔ "حمزہ قرأت اور فرائض میں بلانزاع ہم سب پر فائق ہیں"۔ امام سفیان ثوری فرماتے ہیں "آپ نے ایک حرف بھی بلا سند نہیں پڑھا"۔

آپ کوفہ سے زیتون کو حلوان لے جاتے اور وہاں سے پنیر اور اخروٹ کوفہ لاتے۔ یہی ان کا ذریعۂ معاش تھا۔ ۱۵۶ھ میں آپ نے بعمر ۷۶ سال حلوان میں وفات پائی۔

امام کسائی جو سبعہ قرأت میں ایک امام ہیں اور سفیان ثوری و ابراہیم ابن ادہم جیسے جلیل القدر حضرات بھی امام حمزہ کے شاگردوں میں ہیں۔ لیکن آپ کے تمام شاگردوں میں دو شاگرد زیادہ مشہور ہیں۔ خلف اور خلاد، اور یہ دونوں بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات امام ابوعیسیٰ سلیم ابن عیسیٰ کوفی کے واسطہ سے امام حمزہ سے قرأت روایت کرتے ہیں۔ حضرت سلیم ۱۳۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ امام حمزہ کے تلامذہ میں آپ خاص جلالت رکھتے تھے۔ اور ان کی قرأت کے سب سے زیادہ باضابطہ حافظ تھے۔ اور آپ ان کے جانشین بنے۔ یحییٰ فرماتے ہیں، جب سلیم آتے تو امام حمزہ فرماتے۔ مؤدب ہو جاؤ۔ سلیم آتے ہیں۔ خود علامہ سلیم فرماتے ہیں کہ میں نے امام حمزہ سے دس مرتبہ قرآن شریف پڑھا اور ایک حرف میں بھی ان کی مخالفت نہیں کی۔ بقول علامہ دانی ۱۸۸ھ اور حسب بیان ملا علی قاری ۲۰۰ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

خلف

خلف بن ہشام بزار جو خود بھی ائمۂ عشرہ میں سے ہیں۔ دس سال کی عمر میں قرآن حفظ کر چکے تھے۔ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور تیرھویں سال میں سماعتِ حدیث کی۔ عابد و زاہد ثقہ اور جلیل الشان امام تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ عربیت میں ایک مشکل پیش آئی۔ اس کے لئے میں نے اسی ہزار درہم خرچ کر دیا۔ اس سلسلہ میں سفر کیا اور اس کو حاصل کر کے چھوڑا۔ آپ حضرت امام سلیم کے ممتاز شاگرد تھے۔ حفاظِ حدیث میں سے ہیں۔ آپ سے "مسلم" "ابوداؤد" وغیرہ حدیث روایت کرتے ہیں۔ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ جمادی الثانی ۲۲۹ھ میں وفات پائی۔

خلّاد

ابوعیسیٰ خلاد بن خالد صیرفی نام ہے۔ آپ کا حافظہ بہت قوی تھا۔ ثقہ، محقق، مجوّد، صاحب ضبط و اتقان تھے۔ علامہ دانی کہتے ہیں کہ امام سلیم کے تلامذہ میں خلاد سب سے زیادہ ضابط و جلیل تھے۔ ترمذی شریف اور ابن خزیمہ کی صحیح میں آپ سے حدیث مروی ہے۔ کوفہ میں ۲۲۰ھ میں وفات پائی۔

امام کسائی کوفی

ابوالحسن کنیت اور نام علی بن حمزہ کوفی ہے۔ اصلاً فارسی ہیں۔ کوفہ میں ۱۱۹ سنہ ھ میں ولادت ہوئی۔ انہوں نے امام ششم ابو عُمارہ امام حمزہ بن حبیب کوفی سے قرأت حاصل کی۔ اور امام کسائی نے عیسیٰ ابن عمرو سے بھی حاصل کیا اور انہوں نے طلحہ بن مصرف سے، اور یہ فیضیاب ہوئے ابراہیم نخعی سے، اور یہ علقمہ بن قیس سے، اور یہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور ابن مسعودؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہوئے۔

ان کے حلقۂ درس میں طلباء کا بہت ہجوم رہتا تھا۔ کوفہ کے منبر پر درس دیا کرتے تھے۔ علم قرأت کے امام ہونے کے علاوہ علمِ نحو و لغت کے بھی بہت بڑے عالم تھے۔ احرام کی حالت میں کساء (چادر) پہنتے تھے۔ اسی لئے کسائی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ امام حمزہ سے چار مرتبہ قرآن شریف پڑھا۔ عربیت کا اتنا ذخیرہ جمع کیا، جس کے لکھنے میں سیاہی کے پندرہ شیشے صرف ہو گئے۔ "معانی القرآن، کتاب النحو، نوادر کبیر" وغیرہ آپ کی تصانیف ہیں۔ علامہ سیبویہ سے مناظرہ ہوا کرتا تھا۔ ۱۸۹ سنہ ھ میں ہارون کے ساتھ "ملک رَے" جاتے ہوئے موضع مرنبویہ میں بعمر ۷۰ سال وفات پائی۔ (اور وہیں امام محمدؒ نے بھی انتقال فرمایا) جس پر ہارون نے کہا۔ "ہم نے قرأت اور فقہ کو یہاں دفن کیا ہے۔"

امام کسائی کے بھی بہت سے شاگرد ہیں۔ لیکن دو راوی زیادہ مشہور ہیں۔ ابوالحارث اور دوری۔

ابوالحارث

ابوالحارث کنیت، نام لیث بن خالد المروزی البغدادی ہے۔ ثقہ، ضابط، صالح، محقق اور قرأت کے ماہر تھے۔ امام کسائی کے اجلِ تلامذہ میں سے تھے۔ ۲۴۰ سنہ ھ میں انتقال فرمایا۔

دُوری

ابو عمر حفص ابن عمرو دوری کا حال ابو عمرو بصری کے راویوں میں گذر چکا ہے۔ چونکہ دُوری ابو عمرو بصری اور امام کسائی دونوں کے شاگرد اور راوی ہیں۔ اس لئے امام کسائی کی روایت بیان کرتے وقت دوری علی کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ اور ابو عمرو بصری کی روایت کے وقت دوری بصری لکھتے ہیں۔